رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر

بدر

ایڈیٹر محمد فاضل خاں

قیمت فی پرچہ ۱

قادیان

انڈیا سے باہر پانچ روپے (صہ ر)

جلد ۱۳ | قادیان مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ | نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

(۲) سالانہ جلسہ کی تیاریاں سرعت سے ہو رہی ہیں۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اخراجات جلسہ کے لئے احباب جلد سے جلد روپیہ اور اشیاء موعودہ مطلوبہ بھیجکر ثواب حاصل کریں۔

(۳) مسترپوں نے جو ایک دوسرا اخبار "پیغام باطل" کی بجائے "مباہلہ" نام سے جاری کیا ہے۔ اس کا مکمل و مدلل و مفصل و ناقابل تردید جواب خاکسار ایڈیٹر فاروق نے "تحفہ مسترپان" نام سے تیار کر کے چھپوا لیا ہے۔ جس کی قیمت فی نسخہ صرف ۵ر علاوہ محصول ڈاک ہے۔ جو صرف دفتر فاروق قادیان سے مل سکیگا۔ اور ایک روپیہ کی چار کاپیاں علاوہ محصول ڈاک ملیں گی۔

(۴) الحمد للہ کہ قادیان کا ریلوے سٹیشن مکمل ہو گیا ہے۔ حسب اطلاع افسران ریلوے انشاء اللہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء سے امرت سر سے صبح پانچ بجے گاڑی روانہ ہو کر سات بجے صبح قادیان آنی شروع ہو جائیگی۔ دوسری گاڑی شام کو تین بجے امرت سر سے چلیگی۔ جو پانچ بجے شام کے قادیان پہنچا کریگی۔ پھر قادیان سے صبح والی گاڑی ۸ بجے اور شام والی ۷ بجے واپس امرتسر روانہ ہوا کریگی۔ اسکے علاوہ امید ہے کہ ایام جلسہ میں ایک سپیشل ٹرین دس بجے امرتسر سے چلکر ۱۲ بجے دوپہر قادیان پہنچیگی۔ اسٹیشن ماسٹر بھی حسب اطلاع افسران ریلوے بابو فقیر علی صاحب احمدی فی الحال مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کو حکم چلا گیا ہے۔ کرایہ بٹالہ سے قادیان تک ۸ر مقرر ہوا ہے۔

ہمیں بھی ہو نصیب ایسا مظفر اے خدا آنا

مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی تشریف آوری لنڈن پر جامع احمدیہ کے طلباء نے جو دعوت دی تھی۔ اس میں یہ نظم پڑھی گئی۔

مبارک ہو مظفر کامراں ہو کر ترا آنا
دیارِ کفر میں اسلام کا پودا لگا آنا

مبارک ہو تمہیں اللہ اکبر کا سنا آنا
مبارک ہو تمہیں تثلیث کے بت کا گرا آنا

مبارک ہو تمہیں محمود کی اس جا قدمبوسی
مبارک ہو تمہیں واپس بتائید خدا آنا

مبارک ہو تمہیں اے درد پھر تم کو مبارک ہو
شراب احدیت کفار کو جا کر پلا آنا

مبارک اور میموں فال تھی محمود احمد کا
وہاں لنڈن کے مسند پر تمہیں جا کر بٹھا آنا

تمہارے واسطے یہ ہی ازل سے بس مقدر تھا
علاءِ کلمۂ حق کے لئے مسجد بنا آنا

ترا ہی کام تھا اعدائے دین حق کو سر کرنا
محمد مصطفیٰ کا عاشقِ صادق بنا آنا

دعا کرتا ہے آخر میں نسیم خستہ جاں تجھ سے
ہمیں بھی ہو نصیب ایسا مظفر اے خدا آنا

(احمد خاں نسیم متعلم جامع احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء
صفحہ ۲

چندہ سالانہ جلسہ کیلئے دوبارہ تحریک

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۱)

آج میں دوبارہ تحریک کرتا ہوں۔ میرے نزدیک جلسہ کے اخراجات کی برداشت قادیان کے رہنے والوں یا زیادہ سے زیادہ ضلع گورداسپور کے احمدیوں کو کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مہمان نوازی مقامی لوگوں کا ہی حق ہوتا ہے اور مقامی مہمان نوازی انہی لوگوں کے ذمہ ہوتی ہے۔ جہاں وہ کام کیا جاتا ہے۔ اسلام نے مہمان نوازی پر جس قدر زور دیا ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ دنیا میں لوگ اس سے بہت بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ لیکن نقص یہ ہے۔ کہ بہت سے لوگ اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ اور بہت سے لوگوں کے دلوں میں وہ ثوکل نہیں۔ جس کی ایسے کاموں کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ چند چیزیں ایسی ہیں۔ جن کا کرنے والا قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔ اور ان میں سے ایک وہ بھی ہے۔ جو انسان خدا تعالیٰ کے لئے کسی سے رکھے یعنی محض اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کی خدمت کرے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ہمارے جلسہ کی مہمان نوازی اسی قسم کی کوئی چیز ہے۔ جس کی وجہ سے ہو لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ان سے کوئی تعارف نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ مہمان نوازی محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت خدیجہؓ سے روایت ہے۔ کہ وحی نبوت کے نزول کے وقت جب آنحضرت صلعم پر خوف طاری ہوا۔ تو انہوں نے آپؐ سے کہا۔ خدا تعالیٰ آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپؐ مہمان نواز ہیں۔ گویا مہمان نوازی ان چیزوں میں سے ہے۔ جن سے انسان ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے بات یہ ہے۔ جو مال صحیح مہمان نوازی پر صرف ہو وہ انسان کی تباہی کا موجب نہیں۔ بلکہ انسان کی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل کے زمانہ میں ایک دفعہ اسی طرح قحط کے آثار تھے۔ انجمن نے فیصلہ کیا۔ کہ جلسہ تین دن کی بجائے صرف دو دن کیا جائے۔ میں گو اس کی تائید میں نہ تھا۔ مگر مخالف بھی نہ تھا۔ اور اس وقت میرے ذہن میں یہ آیا ہی نہیں۔ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اتفاق کی بات ہے۔ ان دنوں میں ہی مہمانخانہ کا منتظم تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل نے مجھے مخاطب کر کے لکھا۔ کہ لا تخشش عن ذی العرش اقلالا یعنی عرش کے مالک سے یہ امید نہ رکھو۔ کہ وہ رزق میں کمی کر دیگا۔ جلسہ کے دو دن رکھنا خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ جب میں نے یہ پڑھا۔ تو مجھے اس بات میں بہت لطف آیا۔ اور میں سمجھا۔ کہ حقیقی توکل یہی ہے۔ کہ جب انسان یہ سمجھے۔ یہ کام خدا کی طرف سے ہے۔ اور اسے کرنے کا حکم اس نے دیا ہے۔ تو پھر یہ خیال کرنا۔ کہ اس کی سرانجام دہی کے لئے ایثار اور قربانیاں کرنے سے ہم ضائع ہو جائیں گے۔ بیوقوفی کی بات ہے۔ اگر کسی رستہ پر چلنے سے انسان برباد ہو جائے۔ تو یہ بات یقیناً اس رستہ کے غلط ہونے کی علامت ہے۔ افراد کا مالی لحاظ سے کمزور ہو جانا معمولی بات ہے۔ یہ بات ہر قوم میں پائی جاتی ہے۔ لیکن من حیث القوم قربانیوں سے تباہ ہو جانا اس رستہ کے جھوٹے ہونے کی نشانی ہے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ دن اس قسم کے ہیں۔ کہ ہر طرف مالی تنگی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور زمینداروں کی حالت تو بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ ان کی دو فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ گورنمنٹ اگرچہ تقاوی وغیرہ تو پہلے بھی تقسیم کیا کرتی تھی۔ مگر مجھے یاد نہیں۔ کہ آج تک کبھی ایسا ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے تمام لگان اراضی معاف کر دیا ہو۔ کسی ایک گاؤں وغیرہ میں معاف کر دینا علیحدہ بات ہے۔ لیکن بہت بڑے علاقہ میں کبھی معاف نہیں کیا تھا۔ لیکن اس سال گورنمنٹ نے چالیس لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔ اور تقاوی وغیرہ کے اخراجات ملا کر ۷۵ لاکھ روپیہ زمینداروں پر صرف کیا ہے۔ اور صوبجات آگرہ و اودھ کی حکومت نے ایک کروڑ دس لاکھ اس مد میں خرچ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال زمینداروں کی تباہی غیر معمولی تباہی ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس تباہی کا اثر دوسرے لوگوں پر بھی پڑے۔ وکیل۔ ڈاکٹر۔ کلرک ہر ایک اس سے متاثر ہوگا۔ کیونکہ کھانا سب کے لئے ضروری ہے۔ زمینداروں کی فصل تباہ ہونے سے غلہ نہیں ہوا۔ اور اناج مہنگا ہوا۔ جس کا گذارہ پہلے دس روپیہ میں ہو جاتا تھا۔ اب اس کا گذارہ ۱۲-۱۳ روپیہ میں ہوگا۔ مگر باوجود اس کے وہی بات ہے۔ کہ جو کام کرنا ہے۔ وہ کرنا ہی ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے رستہ میں تکلیف اٹھائے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی تکالیف دور کرنے کے سامان خود پیدا کر دیتا ہے۔ یہی دلیل تھی۔ جو حضرت خلیفہ اوّل نے مجھے لکھی۔ فرمایا۔ میری طرف سے اعلان کر دو۔ کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو دور کر دیتا ہے۔ اس تکلیف کا تو علاج ہی صدقہ تھا۔ مگر ہم نے اس کا الٹ کیا۔ کہ جلسے کے لئے دو دن کر دیئے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تباہی کے اسباب میں سے ایک پہلو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ قوانین قدرت کا بھی دخل ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے پہلو سے بچنے کا یہی طریقہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اور بھی زیادہ قربانیاں کرے۔ اور ثابت کرے۔ کہ وہ خود ہی خدا تعالیٰ کے راستہ میں مٹ رہا ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ کہ جو پہلے ہی میرے لئے مر رہا ہے۔ اسے کیا مارو۔ اس لئے وہ اسے مٹاتا نہیں۔ بلکہ زندہ کرتا ہے۔

اس وقت تنگی کے آثار ظاہر ہیں۔ پس جو بھی قربانی کرے گا۔ وہ اپنے اوپر ایک موت وارد کریگا۔ مگر جو بھی خدا کے لئے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے۔ خدا اسے مرنے نہیں دیگا۔ اس وقت بارش ہو رہی ہے۔ ممکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ خدا اسی سے ہی لوگوں کی تکلیف کم کرنے کا ذریعہ بنا دے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بارش تباہی کا موجب بھی ہوتی ہے۔ اور ترقی کا بھی۔ اس لئے ہم کہہ تو نہیں سکتے۔ کہ یہ کیسی ہے۔ مگر چونکہ انہی دنوں میں چندہ کی تحریک کی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے بعض لوگوں کی قربانیاں قبول کر کے رحمت کی بارش نازل کی ہو۔ پچھلے سال غلہ نہیں ہوا۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ اگلے سال اسے تین گنا زیادہ غلہ کر دے۔ اور سب کسر نکل جائے۔ اور یہ سب کچھ خدا کے اختیار میں ہے۔

پس گو مجھے دوبارہ کہنے کی ضرورت تو نہیں۔ مگر کمزوروں کے لئے یا اس خیال سے کہ شائد بعض لوگوں تک یہ آواز بھی نہ پہنچی ہو۔ دوبارہ تحریک کرتا ہوں۔ ورنہ مومن کے لئے نہ میرے کہنے کی ضرورت ہے۔ نہ کسی اور کے کہنے کی

اس کے بعد میں کام کرنے والوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ بہت سوچ سمجھ کر خرچ کریں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ دنیا میں دوسرے لوگ اخراجات کی کمی کی صورت تو نکال سکیں۔ مگر ہماری عقل ایسی دیوالیہ ہو۔ کہ ہم کوئی صورت نہ نکال سکیں اس لئے جہاں میں دوستوں اور خصوصاً قادیان اور ضلع گورداسپور کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وہ باقی چیزیں نہیں۔ تو کم از کم آٹے کا خرچ ہی برداشت کریں وہاں کارکنوں کو بھی مزید توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخراجات میں کمی کرنے کی کوشش کریں۔ آٹے کا خرچ برداشت کرنا ادنیٰ ترین مہمان نوازی ہے۔ کیونکہ روٹی کھانے کے بغیر تو کوئی شخص زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کے ساتھ اگر دال یا سالن کو زائد سمجھ لیا جائے۔ تو کم سے کم جو مہمان نوازی آٹے کی ہے۔ یہ تو ہمیشہ ہی قادیان اور ضلع گورداسپور کے دوستوں کو پیش کرنی چاہیئے۔ اگر اس ضلع میں دس ہزار احمدی بھی ہوں۔ تو دس ہزار کے لئے بیس ہزار کے آٹے کا انتظام کیا مشکل ہے۔ مگر سارے آدمیوں سے کام لینا مشکل ہوتا ہے۔ اگر ان تمام لوگوں سے باقاعدہ وصولی کا انتظام کیا جائے۔ تو بہت زیادہ خرچ ہو جائیگا۔ اس لئے یہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک دوست خود توجہ نہ کریں۔ یہ کام اپنے طور پر کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر دوست ہمت کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ دوسرے اخراجات باقی جماعتیں مہیا کر دینگی۔

باقی سب کاموں کو چلانے والا اللہ تعالےٰ ہی ہے اسی سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ قحط بھی تیری طرف سے ہیں اور کام بھی تیرے ہی ہیں۔ اس لئے تو ہی اپنے فضل سے ہمارے لئے راستے کھول دے۔ آمین +

کانگریس کمیٹی پنجاب کے پردھان
آقائے ظفر علی خان

آج کل لالہ لاجپت رائے کی وفات کی وجہ کانگریس کمیٹی کے پردھان کے متعلق اہل پنجاب بہت پریشان ہو رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے مذاق کے مطابق مستحقین لیڈروں کے نام اس اسامی کے پُر کرنے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے بحیثیت پبلک مین ہونے کے اور اس لحاظ سے بھی کہ مجھے ایک عدد تک بوجہ اسکے کثیر ممبروں کے اخلاص کے ہمدردی بھی ہے۔ میں بھی حق رکھتا ہوں۔ کہ اس معزز اسامی کے لائق میں جسکو سمجھوں پبلک میں پیش کر دوں۔

سو اس حق کی بناء پر میں نام نامی اسم گرامی حضرت آقائی ظفر علی خاں صاحب کا پیش کرتا ہوں۔ کہ اسوقت پنجاب کانگریس کے موجودہ تمام لیڈروں میں سے حضرت آقائی موصوف زیادہ مستحق ہیں۔ کیونکہ جس طرح لالہ لاجپت رائے اخلاص اور قربانی اور قوم پرستی اور قومی حمیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ اسی طرح بلکہ میرے وطنی بھائی معاف رکھیں گے۔ ان سے بھی دو چار سیر بڑھ کر حضرت آقائی موصوف اپنی خوبیوں میں بے مثل ہیں۔ آقائی موصوف کانگرس شاہی سکوں کی خاطر تن من دین و ایمان اور قوم جس کی طرف منسوب ہیں۔ غرضیکہ سب کچھ بھرم و اعتبار نچھاور کرنے کو ہر وقت طیار ہیں۔ آقایان کانگرس کی جھولی چکی ہیں۔ آقائے مذکور اپنی جان پر کھیلنے کو بھی دریغ نہیں فرماتے۔ اب بتلایئے۔ کہ لالہ لاجپت رائے یا اور کوئی موجودہ ہندو لیڈروں میں اتنی بڑی قربانی کرنے کو آمادہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اتنی بڑی قربانی کا نام بھی سنکر یہ ہندو لیڈر تھرا جائینگے۔ پس یہ کس قدر ظلم اور اندھیر کی بات ہے۔ کہ جب کانگرس ہندو مسلم دونو فرقوں کی مشترکہ ہے۔ تو پھر کیوں صرف ہندوؤں کا نام تجویز کیا جا رہا ہے۔ اور اتنے بڑے معزز لیڈر کو جو سر سے پیر تک قربانی کا مجسمہ ہے پیش نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ اس کے متعلق تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ معمولی ممبری کے وظیفہ پر وہ کانگرس کی خاطر اس قدر ہولی کھیلتا ہے۔ کہ اس بیچارے آقائی کو اپنے پرائے کی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ تو جب اس کو پردھان کے سٹول پر بٹھا دیا گیا۔ پھر کس قدر مفید ثابت ہوگا۔ جیسا کہ ڈاکٹر انصاری کی مثال سے ظاہر و باہر ہے

پس کانگریس پنجاب والے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کرینگے۔ اگر اس وقت آقائی موصوف کے پردھان بنانے کو نظر انداز کر دینگے۔ آقائی موصوف کو پردھان بنا کر پھر خواہ مسلمانوں کے تمام سکول اور کالج بھی تڑوا لو۔ خواہ مسلمانوں کا بستر بوریا بندھوا کر کابل کی طرف ہجرت کرا لو۔ خواہ مسلمانوں سے رہی سہی ملازمتیں چھڑوا کر شودروں کی طرح ذلیل و خوار کرا لو۔ اور خواہ مسلمان ریاستوں کے خلاف زہر اگلوا کر انکا تیا پانچا کرا لو۔ بہرحال یہ یاد رکھیں کہ بصورت کمی آقائے موصوف باہمہ صفت موصوف شخصیت رکھتے ہیں۔ جس طرح ایک کمہار ایک چاک کو چھوڑتے وقت برتن کو جس طرح اور جس طرف بھی چاہے موڑ دے اسی طرح آقائی موصوف کو بدطولیٰ حاصل ہے۔ اپنی زور تقریر اور زور تحریر سے عوام کالانعام کو جس طرف بھی چاہیں موڑ لیں۔ بھولے بھالے سادہ لوح مسلمان ان کو اپنا حقیقی ہمدرد سمجھ کر پیچھے ہو پڑتے ہیں۔ پس ان صفات کی قیمت کا اندازہ کر کے کانگریس پنجاب ظفر علیخاں پردھان کا معقول مشاہرہ کافی مقرر کریں۔ ورنہ وہ یاد رکھیں کہ بصورت کمی آقائے موصوف ایسے دلیر اور بیغیرت ہیں۔ کہ نفسانیت کو پورا ہوتا نہ دیکھکر وہ ان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ کہ جن کے بطن اور جنکے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں بچپن میں جنکی گودیوں میں ہگتے موتتے رہے ہیں +

(باقی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اور شیطان نکلا

خدا کی شان کے قربان جائیے۔ جو اپنے برگزیدگان کی صداقت کے لئے تازہ سے تازہ نشان مومنوں کو دکھاتا رہتا ہے۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے۔ کہ قادیان کے ایک شریر النفس رسوائے عالم کی طرف سے ایک فتنہ اٹھا۔ جس کو دیکھ کر تاریکی کے فرزندوں نے خیال کر لیا کہ بس اب سلسلہ عالیہ احمدیہ مٹ جائے گا۔ اور یہ چند گندگی کے کیڑے اس الٰہی سلسلہ اور باوقار جماعت کو لے مرینگے۔ خدا کی قدرتوں سے ناواقف حشرات الارض نے یہ نہ جانا۔ کہ جس درخت کو خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اور جس کی وہ خود آبیاری کر رہا ہے۔ اس کو یہ دیمک کیونکر چاٹ سکتی ہے۔ یہ تو تھوڑا سا فینائل ڈالنے سے تڑپ تڑپ کر نیست و نابود ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ "فتنہ مسترپان" جس منصوبہ سازی سے اٹھا تھا۔ وہ متبنیٰ حامیوں کے ہجائے منتشر ہو کر سٹ گیا۔ اور الٰہی سلسلہ کو ایک رتی بھر نقصان نہ پہنچا سکا جماعت احمدیہ کے خلاف پہلے ایک "انجمن اشرار المنافقین" قائم کی۔ جس کا نام لوگوں کو فریب دینے کے لئے "جمعیۃ احرار المسلمین" رکھا۔ غیر احمدی اخباروں نے بڑے ذوق اور شوق سے اس کا اعلان کیا۔ اور عوام کو بتایا۔ کہ بس اب دیکھنا کہ یہ گھر کے بھیدی کیا لنکا ڈھائینگے۔ اور احمدیوں کی تار پود ادھیڑ دینگے۔ بڑے بڑے غیر مقدم کے خطوط شائع ہوئے۔ مگر لوگوں کی آنکھیں ان کے کارناموں کے انتظار میں پھٹی کی پھٹی ہی رہگئیں۔ کہ وہ انجمن یا جمعیۃ ٹھنڈی ہو گئی۔

اخبار پیغام حق

اسی گرما گرمی اور خیالی امیدوں پر "پیغام حق" نام ایک اخبار ہفتہ وار جاری کیا۔ جو دراصل "پیغام باطل" ثابت ہوا۔ اس کے آٹھ دس پرچے نکل کر وہ بھی سرد ہو گیا۔ خدا کی قائم کردہ جماعت کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ اور خدا نے احرار اشرار اور سگان بازار میں پھوٹ ڈال دی۔ کہ ایک دوسرے سے کھینچا تانی کر کے جو بلبہ اس عمارت خام کا ملا۔ اس کو جس کے ہاتھ لگا لے اڑا۔ اور مستری بیچارے نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے۔ ازیں سوراندہ وازاں سوماندہ کے مصداق بنکر صف ماتم بچھا کر بیٹھ گئے۔

ایک طرف کارخانہ مشین سیویاں کی حالت بگڑ گئی۔ دوسری طرف قرضخواہوں نے نالشیں کر کے اپنے قرضہ ایکہزار روپیہ خرچہ کی ڈگری کرالی۔ جس کی پچاس روپیہ ماہوار قسط عدالت سے مقرر ہوئی۔ آٹا پیسنے کی چکی کسی اور کے حوالہ کر کے اب بالکل ننگ و دھڑنگ ہو بیٹھے۔ نہ گھر میں دانے اور نہ چولھے پر توا رہا۔ لگے فاقوں پر فاقہ کاٹنے۔ آخر اس فاقہ مستی سے تنگ آکر یہ راہ نکالی۔ کہ بجائے "پیغام باطل" کے جو ہاتھ سے جاتا رہا۔ کوئی اور آلہ تیار کیا جائے۔ دو مہینے کی سوچ بچار کے بعد یہ خیال چرایا۔ کہ احمدیوں کا سالانہ جلسہ آرہا ہے۔ اس پر ہزارہا مخلص دور دور سے آئینگے ان کو بہکانے کے واسطے ایک اخبار نکال کر بٹالہ اور امرتسر کے اسٹیشن پر پہنچ کر مفت تقسیم کیا جائے۔ جس کے اخراجات کے واسطے دشمنان احمدیت کو ابھار کر ٹکے بٹور لیں۔ اس موقعہ پر ہر ایک عدو مبین ہمارے دام میں آجائے گا۔ اور اس طرح کافی روپیہ کما لیں گے۔ چنڈال چوکڑی میں یہ تجویز پاس ہو گئی۔ اور بطور نمونہ ایک پرچہ "مباہلہ" کے نام سے یکم دسمبر کو نکال دیا۔ جو دفتر فاروق میں بھی پہنچ گیا۔ اس پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ ۵ اردسمبر کو "فاروق" کی ضربکاری کا جواب دیا جائیگا۔ اور احمدیوں کے بڑے بڑے اندرونی راز اور مخفی امور جن کا علم سوائے "مستری اینڈ سنز" کے کسی کو نہیں کھول دیئے جائینگے۔ اور رازوں کے افشاء کرنے والوں کا نام بھی بصیغہ راز ہی رکھا جائیگا۔ تاکہ کسی کو تحقیق و تفتیش کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ بہرحال احمدی نہایت شوق سے ان رازہائے سربستہ کے منتظر ہیں۔ جو زاہد جیسے پاک نفس اور نیک باطن کے شکم سے برآمد ہونے والے ہیں۔ جن کا نمونہ اس پرچہ کے نمبر اوّل میں بصفحہ ۱۰ ایک گمنام مکتوب کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔ جو "حضرت اقدس" کے نام بھیجا جانا ظاہر کیا ہے۔ اگر فرستندہ کا نام ہوتا۔ تو اس سے ہم دریافت کر لیتے۔ مگر اب پوچھیں تو کس سے؟ سوائے اس کے کہ خواص باختہ ایڈیٹر مباہلہ سے سوال کریں۔ کہ جناب ہی بتا دیں۔ کہ اس مکتوب کے لکھنے والے کاتب مشین سیویاں بلڈنگ میں سکونت پذیر ہیں۔ یا کوئی با اخلاص عقیدتمند احمدی ہیں۔ پھر ہم اس کے متعلق مفصل عرض کر دینگے۔

"مباہلہ" کی تصریحات

اس پرچہ کے صفحہ ۷ پر ایک جعلی مکالمہ "خلیفہ" اور "علی قاسم" کے نام سے "مباہلہ" کے "منافق جاسوس" کی زبانی درج کیا ہے۔ اس کو پڑھ کر جس قدر ہمیں خوشی ہوئی۔ اس کا اندازہ مشکل ہے۔ اور ہمیں پوری توقع ہو گئی۔ کہ اگر اسی قسم کے رازوں کا انکشاف آئندہ زندگی میں یہ "مباہلہ" صاحب کرینگے۔ تو احمدیوں کے لئے بڑی مشکل کا سامنا ہوگا۔ اس مکالمہ کا راوی واقعی "منافق" ہی ہو سکتا ہے۔ نہ کہ کوئی مومن اس لئے رسوائے عالم ایڈیٹر "مباہلہ" نے یہ لکھ کر بتا دیا ہے۔ کہ:۔

"اس قدر گفتگو کے بعد علی قاسم اپنی جگہ سے اٹھا اور خلیفہ کے ہاتھ چوم کر رخصت ہو گیا۔ اور ہمارا منافق جاسوس بھی السلام علیکم کہکر واپس آگیا"

(بلفظہ صفحہ ۵ کالم اوّل)

ناظرین کس قدر خوشی کا مقام ہے۔ کہ احمدیت کی پردہ دری کے واسطے "مباہلہ" کے بدنام ایڈیٹر کو سوائے منافقوں کی جاسوسی کے کوئی مومن اور با ایمان نہیں ملا۔ ایسے راوی اور ایسے مخبروں کے مل جانے پر ہم "رئیس المنافقین" کو مبارکباد دیتے ہوئے۔ اپنی صداقت پر ان کو اقراری گواہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جو "انجمن اشرار المنافقین" ان کی جمعیۃ بی بی کا نام رکھا تھا۔ وہ بالکل درست اور بجا اور مبنی بر صدق تھا۔ جس کی آپ نے خود شہادت دیدی ہے یہ بھی ہماری فتح مبین ہے۔

ہمارا استفسار

ہم "رئیس المنافقین" رسوائے عالم برخوردار ایڈیٹر "مباہلہ" سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آنجناب پیغامی احمدی ہیں یا غیر احمدی۔ عیسائی ہیں یا یہودی۔ آریہ ہیں یا ناریہ۔ دہریہ ہیں یا خدا پرست۔ کیونکہ آپ کے پرچہ سے آپ کے مذہب کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کہ آیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعویٰ میں صادق سمجھتے ہیں یا کیا؟ نہ آپ کے اسلام کا پتہ لگتا ہے۔ نہ آپ کے ایمان کا۔ اگرچہ ہمیں یہ امید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوی ہے کہ آپ اپنے عقائد اور مذہب سے بوجہ خالی شکمی اور فاقہ مستی کے متعلق اپنے ناظرین کو آگاہ کرنا مناسب نہیں جانتے۔ اور ہمارے استفسار کو بغیر جواب ہی چھوڑ دینگے۔ بلکہ کوئی بھی اس کا تسلی بخش جواب مانگے۔ تو اس کو بھی نہ بتائیں گے۔ خواہ وہ آپ کا ممدوح "نقاش نقاش" ہو۔ یا قاضی رتل بوق" یا گوجرانوالہ کے مسلمانی اخبار "العدل" کا ایڈیٹر کیونکہ اس کے اظہار سے جو کچھ آپ کو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ آپ کے لئے اس مصیبت کے زمانہ میں ناقابل برداشت ہے۔ مگر تاہم ہمارا استفسار آپ سے آپ کی زندگی مجھر چلا جائیگا۔ اور ہم کسی نہ کسی طرح آپ سے انشاء اللہ اس کا جواب لے کر چھوڑینگے ؛

(آپ کا نازبردار "علی قاسم") (باقی آئندہ)

تحفہ مستریان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے مستریوں کے زہر کا تریاق تیار کر رکھا ہے۔ مطبع میں چلا گیا ہے۔ انشاء اللہ ۲۰ دسمبر تک چھپ کر آجائیگا۔ پس جن احباب کو مستریوں کی طرف سے کوئی اشتہار یا اخبار ملے۔ وہ دفتر فاروق سے اس کا تریاق "تحفہ مستریاں" لے کر ضرور پڑھ لیں۔ جس کے بعد مستریوں کا سب منصوبہ خاک میں مل جائیگا۔ یہ ۸۴ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵ر اور ایک روپیہ کے چار نسخے ملیں گے۔ ڈاک کے ذریعہ منگوانے والے محصولی ڈاک کے ذمہ دار ہونگے۔ یہ کتاب مستریوں کے فتنہ کے متعلق سارے انکشاف کر دیتی ہے۔ اور ہر ایک احمدی اس کو خرید کر ضرور پاس رکھے ؛

اطلاع مستریوں کا مکان چونکہ اس راستہ پر واقع ہے۔ جو بہشتی مقبرہ کو جاتا ہے۔ اور قادیان کے ہر نو وارد مہمان مقبرہ میں فاتحہ کے واسطے جاتے ہوئے مستریوں کے مکان کے آگے سے گذرتے ہیں۔ اس لئے مستریوں نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ جو ناواقف مہمان ادھر سے گذرا اسکو اپنے پاس بلا کر اپنی احمدیت اور اخلاص کا اظہار کر کے پھر اپنے زہریلے اشتہار وغیرہ اسکو دیتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر وہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی مہمان اس شرارت سے برانگیختہ ہو جائے۔ جس سے م

ہمارا نبی

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲۷)

سوال (۲۷) غلامی کی نسبت اہل عرب کا کیا خیال تھا۔ اور آنحضرت صلعم کا غلامی کی نسبت کیا خیال تھا۔ سب سے پہلا کون غلام آزاد ہوا۔ اور کس نے آزاد کیا؟

جواب:۔ غلام کو عرب میں ایک مذہبی اور قانونی حق سمجھا جاتا تھا۔ آنحضرت صلعم نے اس خلاف انسانیت فعل کو ناپسند فرمایا۔ چنانچہ آپ نے زید بن حارث کو جو حضرت خدیجہ رض کا غلام تھا۔ اُن سے خرید کر آزاد فرمایا۔ عرب کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ ایک غلام آزاد کیا گیا ؛

سوال (۲۸) آنحضرت صلعم نبوت سے اوّل کہاں عبادت کرتے تھے۔ اور آپ کی خواہش کیا تھی؟

جواب:۔ رسول کریم کی پیدائش سے اوّل ملک عرب میں بدترین برائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ اخلاقی اور تمدنی حالت بالکل تباہ شدہ تھی۔ اس لئے رسول کریم کی پاک فطرت میں اپنے گردوپیش کے خلاف انسانیت مناظر کو دیکھ کر اس بات کی تڑپ تھی۔ کہ ملک کی اصلاح کیونکر ہو۔ یہی قلق تھا۔ جس کی وجہ سے حضور کوہ حرا کے خاموش گوشوں میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ جگہ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی دوران میں آپ کو رویائے صادقہ آنے لگیں ؛

سوال (۲۹) سب سے پہلی کون سی وحی رسول کریم صلعم پر نازل ہوئی اور کب؟

جواب:۔ رسول کریم صلعم کی عمر ۴۰ سال اور ایک دن کی تھی۔ جبکہ ۹ ربیع الاوّل نبوت کے اول سال اور ۱۲ فروری ۶۱۰ء کو رات کے وقت آسمان سے ایک آواز آئی۔ جو "اقرأ" سے شروع ہوئی یعنی فرمایا کہ پڑھ۔ جس پر آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا۔ کہ ما انا بقاری" میں پڑھا ہوا نہیں ؛

سوال (۳۰) سب سے پہلی وحی نازل ہونے پر آنحضرت صلعم کی طبیعت پر کیا اثر ہوا؟

جواب:۔ سب سے پہلی وحی اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم نازل ہونے پر رسول کریم ڈر گئے۔ اور حضرت خدیجہ رض کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے زملونی زملونی یعنی مجھ کو کپڑا اڑھا دو۔ مجھے کپڑا اڑھا دو۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا۔ لقد خشیت علی نفسی۔ میں ڈر گیا تھا۔ پھر حضرت خدیجہ رض اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے آئیں۔ اس نے ساری کیفیت سنکر کہا۔ کہ یہ وہی ناموس ہے۔ جو موسیٰ پر اترا ؛

سوال (۳۱) سب سے اوّل آنحضرت صلعم کی رسالت پر کون ایمان لایا۔ اور ان کے بعد کون کون؟

جواب:۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رض ایمان لائیں جو امر ہمیشہ نسوانی دنیا کے لئے باعث فخر رہیگا کہ اس صداقت کو ماننے والی سب اوّل ایک خاتون تھی۔ حضرت خدیجہ رض کے بعد حضرت ابوبکر رض۔ تیسرے نمبر پر حضرت علی رض اور چوتھے زید بن حارث رض ایمان لائے۔

سوال (۳۲) آغاز نبوت کے بعد مذہب اسلام کی تبلیغ کے متعلق کیا تجاویز عمل میں لائی گئیں۔ اور کیا نتیجہ ہوا؟

جواب:۔ نزول نبوت کے بعد تین سال تک یعنی ۱۲ فروری ۶۱۰ء آغاز نبوت سے ۶۱۲ء تک اسلام کی تبلیغ خاموشی سے شروع رہی۔ اور اس مدت تین سال میں چالیس کے قریب مسلمان ہوئے۔ اور ان مسلمان ہونے والوں میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو پارسائی اور بالطبع نیک ہونے کے سبب مکہ میں عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے ؛

سوال (۳۳) نبوت کے چوتھے سال کون سے احکام نازل ہوئے۔ اور ان کی تعمیل کس طرح پر کی گئی ؛

جواب:۔ نبوت کے چوتھے سال یعنی ۶۱۳ء میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین (سورہ الحجر آیت ۹۴) یعنی جو حکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں دیا جاتا ہے۔ ان کو اچھی طرح سنا دو۔ یعنی خفیہ تبلیغ جس طرح پر نبوت کے پہلے تین سال میں کی گئی تھی۔ وہ طریق چھوڑ دو۔ اور اب بلند آواز سے تبلیغ کرو۔ اور اس سے مکہ میں ضرور بھڑکیں گے۔ اس حکم تعمیل میں آنحضرت صلعم نے کوہ صفا کی گھاٹیوں پر چڑھ کر عام لوگوں کو بلایا۔ اور جب قریش جمع ہو گئے۔ تو آپ نے یہ فرمایا۔ اگر میں تم کو یہ خبر بتاؤں۔ کہ پہاڑ کی وادی میں ایک لشکر ہے۔ جو چاہتا ہے۔ کہ تم پر حملہ کرے۔ تو کیا تم کو یقین آجائیگا۔ یہ سنکر سب نے کہا کہ ہاں ہم یقین کریں گے۔ کیونکہ ہم نے اب تک تمہارا کوئی جھوٹ نہیں دیکھا۔ اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ میں تم لوگوں کو ڈرانے والا ہوں۔ مجھ کو عذاب شدید نظر آتا ہے۔ سلامتی اسی میں ہے۔ کہ خدائے واحد پر ایمان لاؤ۔ یہ سنکا بو لہب بولا۔ تجھ پر افسوس ہے۔ یہی بات تھی جس کے لئے ہمیں جمع کیا تھا؟ اسی وقت ابو لہب کے حق میں آیت تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی۔ اور لوگ منتشر ہو گئے۔

سوال (۳۴) قاصدع بما تؤمر کے بعد کون سی آیت تبلیغ اسلام کے لئے نازل ہوئی؟ اور اس کے کیا تعمیل کی گئی؟

جواب:۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین (سورہ الشعرا آیت ۲۱۴)۔ یعنی تو اپنے زیادہ قریب رشتہ داروں کو ڈرا۔ چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے پر آنحضرت صلعم نے کھانے کی دعوت دی۔ جس میں چالیس کے قریب بنی ہاشم شریک ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے بنی عبد المطلب میں خدا کا رسول ہوں۔ تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میری اس بات کو کون قبول کرتا ہے۔ اور کون میری مدد کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے سنتے ہی سب لوگ خاموش ہو گئے۔ کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ مگر ایک سولہ سالہ نوجوان بولا۔ کہ اگرچہ میں نوعمر ہوں۔ اور مجھے آشوب چشم ہے۔ اور میری ٹانگیں بھی پتلی ہیں۔ مگر پھر بھی میں امداد کے لئے تیار ہوں۔ یہ نوجوان حضرت علیؓ تھے۔ حضرت علیؓ کا یہ جواب سن کر سب ہنس پڑے۔ کہ ایک ادھیڑ عمر کا شخص اور ایک نوخیز بچہ دونوں ملکر دنیا کے قائد کے خلاف کوشش کرنے اٹھے ہیں۔ اور اس پر قہقہے کی آواز آئی اور سب لوگ چلے گئے۔

سوال (۳۵) نبوت کے اول تین سال یعنی سنہ ۶۱۰ء سے سنہ ۶۱۳ء تک خاموش طور پر تبلیغ اسلام ہونے پر چالیس اصحاب اسلام میں داخل ہوئے۔ نبوت کے چوتھے سال علانیہ طور پر تبلیغ کرنے کے لئے آیت فاصدع بما تؤمر وا نازل ہوئی۔ اس کے بعد اقربا میں تبلیغ کے لئے انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی۔ ان دونوں احکام الٰہی کی تعمیل میں اول کوہ صفا کی گھاٹیوں پر لوگوں کو بلا کر تبلیغ کی گئی۔ مگر کسی نے اسلام قبول نہ کیا۔ اور اقربا میں تبلیغ کے حکم نازل ہونے پر بنی ہاشم کے چالیس اشخاص دعوت کھانا میں شریک ہوئے۔ جن میں سے محض ایک شخص یعنی حضرت علیؓ امداد اسلام کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے تبلیغ کے لئے کون سا طریق اختیار فرمایا؟ اور سب سے پہلے اسلام میں کون شہید ہوئے؟

جواب:۔ نبوت کے اول تین سالوں میں خاموش تبلیغ ہوئی۔ اس عرصہ میں ۴۰ اصحاب داخل اسلام ہوئے۔ پھر حکم فاصدع بما تؤمر وا کے ماتحت کوہ صفا پر عام قریش کو بلا کر تبلیغ کی گئی۔ لیکن لوگ منتشر ہو گئے۔ اس کے بعد حکم وانذر عشیرتک الاقربین کی تعمیل میں حضور نے بنی ہاشم کے قریباً ۴۰ اشخاص کو دعوت کھانا میں تبلیغ کی۔ پھر رسول اللہ صلعم نے مکہ کی گلیوں میں خدائی پیغام کی منادی شروع فرما دی۔ اور حرم کعبہ میں پہنچکر توحید کا اعلان فرمایا۔ جس پر لوگوں نے چاروں طرف سے آپ پر حملہ کر دیا۔ حارث حضورؐ کو بچانے کے لئے آئے۔ لیکن ان پر اتنی تلواریں پڑیں۔ کہ وہ وہیں شہید ہو گئے۔ اسلام کی راہ میں سب سے پہلے حارث شہید ہوئے۔

سوال (۳۶) قریش مکہ نبوت کے کس سال آنحضرتؐ کی شکایات لے کر آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے۔ اور کیا شکایت کی؟ ابو طالب نے آپ سے کیا کہا۔ اور حضورؐ نے چچا کو کیا جواب دیا؟

جواب:۔ نبوت کے چوتھے سال یعنی سنہ ۶۱۳ء میں سب قریش مل کر ابو طالب کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ محمدؐ ہمارے بتوں کی عبادت سے روکتے ہیں۔ اب معاملہ حد برداشت سے گذرتا جاتا ہے۔ اب تک ہم آپ کا لحاظ کرتے رہے ہیں۔ اب آپ یا تو انہیں روک دیں۔ ورنہ خود دین میں سے علیحدہ ہو جائیں۔ تاکہ ہم ان سے نپٹ لیں۔ اس پر ابو طالب نے رسول کریم صلعم کو بلایا۔ اور آپ سے کہا۔ کہ اے میرے برادر زادے مجھ پر ایسا بوجھ نہ ڈال۔ جو میری برداشت سے بڑھ کر ہو۔ جس کے جواب میں رسول کریم صلعم نے فرمایا۔ یا عم واللہ لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علی ان ترک ھذا الامر حتی یظھرہ اللہ تعالے او فیہ ما ترکتہ۔ یعنی اے چچا خدا کی قسم اگر یہ امر میں سے کہ میں اس امر کی بجا آوری چھوڑ دوں۔ آفتاب کو میرے داہنے ہاتھ پر اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لا رکھیں۔ تو بھی میں اسے ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ تاوقتیکہ خدا اپنے دین کو سب پر غالب کر دے۔ یا میں اسی کوشش میں قربان ہو جاؤں ابو طالب پر اس جواب کا بڑا اثر ہوا۔ انہوں نے ایک شجاع عرب کے طریق پر فرمایا۔ جاؤ جو تمہیں پسند ہو کرو۔ خدا کی قسم میں تمہیں کسی بات کے لئے بھی دشمنوں کے سپرد نہ کروں گا۔ اور ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ خدا کی قسم وہ تیری طرف ہرگز نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک کہ میں مٹی میں نہ ملا دیا جاؤں۔

سوال (۳۷) قریش کی ان شکایات پر جو انہوں نے آنحضرت صلعم کے چچا کے پاس ہیں۔ جن کا کوئی اثر نہ ہوا۔ تو پھر قریشی مکہ نے کیا وطیرہ اختیار کیا؟

جواب:۔ جب یہ ترکیب ناکام رہی۔ تو پھر قریش نے حضورؐ کو طرح طرح سے ستانا شروع کیا۔ اول آپ کی نمازوں پر تمسخر اڑا دیا جاتا۔ دوم آپ کو محمدؐ کی بجائے (نعوذ باللہ) مذمم کہا جاتا۔ سوم۔ راستہ چلتے ہوئے آپ پر کوڑا کرکٹ پھینک دیا جاتا ہے۔ چوتھے ایک دفعہ عقبہ بن ابی معیط نے اس وقت جبکہ رسول کریم صلعم سجدہ میں تھے۔ اونٹ کا غلیظ اوجھ آپ کی گردن پر رکھ دیا۔ پانچویں شریر لڑکے اکثر غول باندھ کر آپ کے پیچھے چلتے اور تالیاں بجاتے۔ چھٹے قرآن مجید اور قرآن مجید کے لانے والے کو برا بھلا کہتے ہیں۔ ساتویں۔ نماز کے

(باقی آئندہ)

(رضاکار عبد الحمید خاں عبد القیوم خاں خادم دارالشیوخ آنکھوں اور ظلمات آنکھوں کی بیوی ابو لہب کی بیوی ام جمیل کے ساتھ ہی ہوئی۔ وقت میں لوگ حضورؐ پر کانٹے بچھاتے۔ ناقہ دال دیتے۔ ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیغام باطل" کا افتراء

اتفاق سے اخبار "پیغام حق" نام مطبوعہ ۸ر نومبر ۲۸ء میری نظر سے گذرا۔ جو غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیت کے مقابلہ میں قادیان سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ نام تو پیغام حق ہے۔ مگر دروغ بافی۔ بہتان طرازی اور تمسخر واستہزاء کا مجموعہ ہے۔ اگر مدیر مسئول اس اخبار کا نام تصحیحاً حق رکھتا۔ تو اسکے فطری تقاضے کے مناسب حال ہوتا۔ اس کی یہ روش کہے دیتی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ جلدی ہی اپنے انجام کو دیکھے گا۔ اس کی طرز تحریر تقاضا کرتی ہے۔ کہ کوئی دانشمند اس کی طرف توجہ نہ کرے۔ سوائے کسی ایسے مضمون کے جس سے کسی غلط فہمی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ سو اسی قسم کے ایک مضمون کی طرف مجھے توجہ کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ جو اس اخبار کے صہ ۲ میں زیر عنوان "قادیانیوں کی چیرہ دستیاں" قابل توجہ افسران بالا محکمہ تعلیم "قادیانی ہائی سکول میں جور وستم"۔ "ایک مسلمان لڑکے کا سکول سے اخراج" یہ سب سرخیاں محض دروغ اور بہتان طرازی اور اس اخبار کے نام کی تصحیک ہیں۔ خیر میں اس کی فضول گوئیوں کو چھوڑ کر اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بدرالدین متعلم جماعت نہم چوتھی جماعت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اساتذہ اس کے ساتھ بڑی مہربانی اور شفقت سے پیش آتے تھے اپر مڈل سے اس میں بدعنوانیاں پیدا ہوئیں۔ اور اس نے اپنی صحت کو خراب کر لیا۔ اور سکول سے اکثر بیمار اور غیر حاضر رہنے لگا۔ باوجود اس کی تعلیمی کمزوری کے اسے موقعہ دیا اور حصہ ہائی میں ترقی دی گئی۔ اور باوجود کئی دفعہ بکثرت غیر حاضر رہنے کے اسے بلوا کر سکول میں حاضر کیا گیا اور بوجہ غیر حاضری اس کو خارج ہونے سے بچایا گیا۔ مگر اس طالب علم نے اپنی حالت کو سدھارنے کی طرف مطلق توجہ نہ دی۔

غیر احمدیوں کے جلسے یہاں قادیان میں ہوتے رہتے ہیں اور غیر احمدی طلباء اور خود بدرالدین ان میں حسب مقدور کام کرتے رہے۔ تعلق اس کا مشکوک رہا ہے

کبھی ان کو کسی قسم کی چشم نمائی تک نہیں ہوئی۔ بٹالہ کی انجمن شباب المسلمین کے جلسوں میں بھی پچھلے سالوں میں یہ بدرالدین حصہ لیتا رہا۔ مگر کبھی اسے اس بات کا اشارہ تک نہیں کیا گیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو۔

سکھ اور ہندو طلباء ہمارے سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ ان کے تہواروں اور جلسوں میں مشمولیت کیلئے انہیں چھٹیاں دی جاتی ہیں۔ اور کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جاتا۔ ۱۸۹۸ء سے یہ سکول جاری ہے۔ اس ۳۱ سال کے عرصہ میں ہندو سکھ اور غیر احمدی طلباء یا ان کے سرپرستوں کی طرف سے اس بارہ میں کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

نہایت ہی افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ بدرالدین کے سکول سے اخراج کا باعث مدیر مسئول اخبار "پیغام حق" کا اس کے ساتھ ناروا اور بیجا سلوک ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ قاضی محمد مظہر الحق مدیر مسئول کا بدرالدین کے ساتھ کوئی برادری اور رشتہ کا تعلق نہیں ہے۔ اس کے سرپرست اس کا باپ اور بھائی موجود ہیں۔ اور ضرورت کے وقت ان کی تصدیق سے اس کو رخصت مل جاتی ہے۔ مگر بٹالہ کے اس حلبہ کے موقعہ پر اسکے باپ اور بھائی کو پیچھے چھوڑ کر مدیر مسئول خواہ مخواہ اس کے سرپرست بن گئے۔ اور قاعدہ یہ ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر رخصت قبل از وقت سرپرست کی تصدیق سے حاصل کر لی جاتی ہے۔ مگر مدیر مسئول نے بدرالدین کو تو بٹالہ کی طرف روانہ کر دیا۔ اور درخواست اپنی تصدیق سے سکول میں بھیج دی۔ چونکہ انہیں تصدیق کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ نہ تو یہ درخواست قبل از وقت حسب قواعد پیش کی گئی۔ اور نہ ہی اس کے حقیقی سرپرست کی طرف سے تھی۔ اس لئے بے قاعدہ سمجھ کر نامنظور کی گئی۔ اور جو لڑکا وہ درخواست لایا تھا۔ اسے واپس کر دی گئی۔

گو وقت گذر چکا تھا۔ مگر اس کے حقیقی سرپرست اگر رخصت دلانا چاہتے۔ تو ان کے لئے موقعہ تھا۔ کہ بواپسی درخواست بھیجکر اپنی تصدیق سے درخواست رخصت پیش کر دیتے۔ مگر سرپرستوں کی طرف سے یہ فعل ظہور میں نہیں آیا۔ اور کثرت غیر حاضری کی وجہ سے اس کا نام خارج ہو گیا۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ تین سال سے اس لڑکے کی حاضری بہت ہی خراب رہی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہیڈ ماسٹر صاحب کو حق حاصل تھا۔ کہ اگر اس کے سرپرستوں کی طرف سے بھی درخواست رخصت پیش ہوتی۔ تو اس کو لڑکے کی بہتری کی خاطر نامنظور کرتے۔ مگر اس کے سرپرستوں نے تو اس معاملہ میں دخل ہی نہیں دیا۔ لہذا ہیڈ ماسٹر صاحب اس درخواست کے (بے قاعدہ ہونے کی وجہ سے بھی اور لڑکے کی تعلیمی بہتری کا خیال رکھتے ہوئے بھی) نامنظور کرنے میں ہر طرح حق بجانب ہیں۔ اور مدیر مسئول قاضی مظہر الحق کی بے جا دخل اندازی اور بدرالدین کی لاپروائی کثرت غیر حاضری کی صورت میں سکول سے اخراج کا باعث ہوئی ہے۔

چونکہ اس نے تین سال متواتر کثرت سے غیر حاضری کرتے ہوئے ہیڈ ماسٹر صاحب کی بار بار کی رعایتوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس لئے اب یہی مناسب سمجھا گیا۔ کہ یہ سکول کے رجسٹروں کو گندہ نہ کرے۔

(ماسٹر محمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

کلمۃ اللہ العلیاء

یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ جب وہ کسی نبی کو بھیجتا ہے۔ تو جو ڈھانچہ نبی کا اس وقت کے علماء کے تصور میں ہوتا ہے۔ وہ اس کے صریح خلاف آتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم سو یہ حالت دیکھ کر علماء کے غیض و غضب کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ حتیٰ کہ اکثر تو اس کی مخالفت میں ایمان ہی کھو دیتے ہیں۔ اور لوگوں کو اس نبی کے خلاف طرح طرح کے حیلوں سے بھڑکاتے ہیں۔ لیکن آخر زمانہ خود بخود ثابت کر دیتا ہے۔ کہ وہی بات صحیح تھی۔ جو کہ نبی اللہ کے منہ سے نکلی تھی۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ جب حضرت مسیح موعودؑ نے حدیث نبوی یضع الحرب اوزارھا (بخاری) کے ماتحت فرمایا۔ کہ اس زمانہ میں تلوار کی جنگ اسلام کیلئے بالکل مفید نہیں۔ کیونکہ یہ جنگ اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ دشمن عبادت کرنے سے جبراً روکے یا جانیں تلف ہوں۔ اس وقت اندفاعی جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسولِ مقبول کے زمانہ میں ہُوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک نظم بھی اسی موضوع پر تحریر فرمائی ہے۔ جس کا ایک شعر بطور یاددہانی پیش کرتا ہوں ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

حضور کا یہ فرمانا ہی تھا۔ کہ جن کے اذہان میں خونی مہدی کا مجسم (فوٹو) حلول کئے ہوئے تھا۔ وہ آگ کی طرح بھڑکے اور فتویٰ کفر دینے لگے۔ کہ جنگ تو ایک رکن اسلام ہے۔ جس کے بغیر اسلام کبھی بھی ترقی نہیں کرسکتا۔ اور بچارے کرتے ہی کیا۔ کیونکہ وہ تو رات دن تشخص لا بصار تھے۔ کہ کب خونی مہدی نکلے۔ اور غیر مسلموں کو قتل کرکے ان کا مال ہمیں دے۔ اور یہ سب کچھ محض نبی اللہ کی مخالفت کی وجہ سے یا نفسانی خواہشات کی غلامی کے سبب سے تھا۔ کہ اسلام جیسے امن پسند مذہب کی کامیابی کو محض قتل وغارت کے ساتھ ملحق کرتے تھے۔ اور اسی غیض و غضب میں سادہ لوح مسلمانوں کو اتنا فساد پر آمادہ کیا کہ شہر بشہر غریب مسلمان غیر قوموں کے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اترے۔ اور یہ حضرات اپنے تاریک حجروں میں جلوہ فرما رہکر لوگوں کو فساد پر آمادہ کرنے میں مشغول رہے (کہ اسلام کی فتح سیف کی دھار میں مضمر ہے) آخر بعض عقلمند مسلمانوں نے معلوم کرلیا۔ کہ اسلام کی فتح جنگ وجدال میں نہیں۔ بلکہ جنگ وجدال کو ترک کرنے میں ہے۔ اور وہی طریقہ اسلام کے لئے مفید ہے۔ جس کو مصلح زمانہ نے پیش کیا تھا۔ چنانچہ چند دن ہوئے۔ کہ اخبار "القصاص" ۳ر مئی میں "خطاب بہ مسلم" کے عنوان سے جناب قاضی فیروز الدین صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے چند شعر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ؎

"پھر پہن ابراہیم کے اخلاق کا جامہ
اور آتشِ نمرود کے شعلوں کو بجھا دے
درکار نہیں خنجر و فولاد کے جوہر
تلوار کو مست رنگ خصومت سے جلا دے
توحید و رسالت کے دلائل کو بیان کر
باطل کو مٹا اور حقیقت کو عیاں کر"
اے قوم کے انصاف پسند وجس طرح آپ لوگوں پر آخر یہ واضح ہُوا ہے۔ کہ اسلام کی فتح جنگ وجدال کے ترک کرنے میں ہے۔ اور اسی طریقہ کو مصلح زمانہ نے کافی مدت پہلے پیش کیا تھا۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آج اسلام کامیاب ہوسکتا ہے۔ تو وہ ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے مصلح موعودؑ کے دیئے ہوئے دلائل کو دشمن کے مقابلہ میں استعمال کرو۔ اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ آج مسلمانوں کی فلاح اسی میں ہے۔ کہ میدان عمل میں آکر کام کریں۔ نہ کہ حجروں میں گھسے رہیں۔ دیکھو ان علماء کا نقشہ تو حضور علیہ السلام نے کئی سو سال پہلے ہی ہمارے پاس ارسال فرمادیا ہے۔ کہ زیادہ دشمن اسلام کے اور بدترین مخلوق اس زمانہ میں علماء ہی ہونگے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ کہ علمائھم شرٌ من تحت ادیم السماء کیا کوئی ہے؟ جو اسلام کی سچی ہمدردی لیکر میدان تبلیغ میں آئے۔ اور اپنے مال وجان کو اس مبارک کام میں لگائے۔

(خادم اسلام عبداللہ مولوی فاضل کلاس احمدیہ کالج قادیان)

خلافت محمود اور فرشتوں کا ورود

گذشتہ سے پیوستہ

(۷) انی مع الافواج اتیک بغتۃ حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون (البشریٰ ص۱۰۵) اس کے ساتھ جو خواب میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو دکھایا گیا۔ اس آیت کا جس کے آگے یاجوج ماجوج کا بیان ہے واقعات نے ہوبہو ثابت کیا۔ وہ یہ کہ محمود کے زمانہ میں یاجوج ماجوج کی جنگ ہونی تھی۔ اس لئے الہام انی مع الافواج اور آیت حرام علیٰ قریۃ دونوں کو ملایا گیا۔ تاکہ محمود کی صداقت کی دلیل ہو۔ کہ جس کام اور غرض کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو خدا نے مبعوث فرمایا۔ اسی کام اور غرض کو سرانجام دینے کے لئے محمود کو خلیفہ بنایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جمعہ کے خطبہ میں اپنا ایک رؤیا سنایا۔ کہ "ایک بڑا اژدہا ہے۔ وہ مجھے یاجوج ماجوج معلوم ہونے لگا۔ میں اس کی پیٹھ پر چڑھ گیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی شروع کی۔ جس سے وہ اژدہا پیچھے ہٹنے لگا۔ اور آخر کار مر گیا"۔ اسی قسم کی خواب حضرت اقدسؑ نے بھی دیکھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا۔ کہ گویا میں اس سانپ پر سوار ہوں۔ اور اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ الٹ کر مجھے کاٹے۔ میں نے زیادہ سر کے قریب سے اس کو پکڑا تاکہ کاٹ نہ سکے" (کشف صفحہ ۵۱)

ان دونوں خوابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس فتنہ کے دور کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ کو خدا نے مامور فرمایا۔ اور اس دشمن اسلام پر آپ کو وہ غلبہ بخشا۔ کہ آپ نے اسکی گردن پکڑلی۔ اور اب وہ کاٹ نہیں سکتا۔ اسی دشمن کے پگھلنے کا اب زمانہ ہے۔ کیونکہ محمود اس کی پیٹھ پر سوار ہوکر دعائیں مانگ رہا ہے۔ اور الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃ اس پگھلنے کی خبر دے رہا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء۔ اسی روایت میں ہے۔ کہ دجال ظریب احمر یعنی لال پہاڑی پر اترے گا۔ جس کا مطلب انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب بیان کیا جائے گا۔ یہاں صرف اتنا بتا دینا ضروری ہے۔ کہ مکاشفہ ۱۲ میں ایک لال اژدھا کا ذکر ہے۔ کہ اس کے سات سر تھے اور دس سینگ۔ اس کی دُم نے آسمان کی تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے۔ یہ سات سر والا لال اژدہا (مردا کلیسیا) جس کا فتنہ ہزار سال ہجری کے بعد اسلامی ممالک میں پھیلا۔ اور جس کے دم یعنی مکر وفریب سے اُمت محمدیہ سے کئی ستارے یعنی علماء توحید اسلامی کے آسمان سے تثلیث کے گڑھے میں گر پڑے۔ اس اژدہا کے ساتھ اب خدا کے فرشتوں کی جو محمود کی خلافت میں اترے لڑائی شروع ہے۔ یوحنا باب ۱۲ میں ہے "پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے۔ ... اور وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ اور سارے جہان کو گمراہ کردیتا ہے۔ زمین پر گرادیا گیا۔ غرض الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خلیفہ برحق ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ ذیل میں دوسرے الہامات جو آپ کی خلافت کے شبہ میں درج کئے جاتے ہیں ؎

(۸) سامنصب لک غلاماً زکیاً۔ رب ھب لی ذریۃ طیبۃ انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل (ترجمہ) میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ تو دیکھے گا۔ کہ تیرا رب ان مخالفوں سے کیا کرے گا۔ جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں۔ (البشریٰ صفحہ ۳۲) ؛

اس جگہ لڑکے کی بشارت کے ساتھ اصحاب فیل کا ذکر کیوں فرمایا۔ اس میں کیا پیشگوئی تھی۔ چونکہ پیشگوئیوں کی حقیقت اپنے وقت پر معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے واقعات نے اصحاب فیل کے منہ پر سے پردہ اٹھا کر دنیا کو اس طرح ان کا چہرہ دکھلایا۔ کہ حضرت اقدس کا لڑکا جس کی خدا تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی۔ آپ کی جگہ جب مسند خلافت پر بیٹھا تو جماعت ہی سے بعض ایسے لوگوں نے جو آپ کو اہل الرائے سمجھتے ہیں۔ اصحاب فیل کی طرح خلیفہ قادیان پر حملہ کر دیا۔ لیکن ابتک اصحاب فیل اپنے ارادہ اور تدابیر میں ناکام اور نامراد ہیں اور انشاء اللہ نامراد ہی رہینگے۔

(۹) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ "جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے۔ وہ بڑا عقلمند ہے۔ کیونکہ اسرار ملکوتی سے حصہ ہے۔ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا (البشریٰ صفحہ ۹) حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کو خدا نے اولوالعزم کہا۔ "دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔" (دیکھو سبز اشتہار) اس اولوالعزم کے ساتھ کعبہ کی بنیاد کا ذکر کرنا ضرور کوئی حکمت اور راز کی بات ہے۔ میری سمجھ میں جو باتیں واقعات سے معلوم ہوتی ہیں۔ وہ ذیل میں عرض کرتا ہوں (۱) جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے کے ہاتھ سے کعبہ کی بنیاد قائم ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود اور آپ کے بیٹے کے ہاتھ سے وہ حقیقی اسلام جس کو مسلمانوں نے چھوڑ دیا۔ دوبارہ از سر نو دنیا میں اسکی بنیاد قائم ہوگی۔ حضرت مسیح موعود ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ میں لکھتے ہیں "ایسا ہی خدا تعالےٰ یہ بھی جانتا تھا۔ کہ دشمن یہ بھی تمنا کریگا۔ کہ یہ شخص منقطع النسل رہکر نابود ہو جائے۔ . . . لہذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں خبر دیدی کہ ینقطع اٰباءک ویبدء منک۔ یعنی تیرے بزرگوں کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالے گا۔ اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی۔ اس مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا۔ جیسا کہ فرمایا سلام علیٰ ابراھیم الخ اس الہام میں یہ اشارہ ہے۔ کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا۔ اور تیرے اس نسل سے برکت پائیں گے۔" غور کرنے کا مقام ہے۔ جب اللہ تعالےٰ آپ کو بشارت دیتا ہے۔ کہ اولاد کے بارے میں دشمن کی آرزو پوری نہ ہوگی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کی مانند آپ سے ایک نئی بنیاد قائم ہوگی۔ اور لوگ حضور کی اولاد سے برکت حاصل کرینگے۔ تو پھر آپ کی اولاد کی نسبت یہ کہنا۔ کہ اس سے لوگوں میں بجائے برکت کے کفر و الحاد پھیل رہا ہے۔ اور ابراہیم کے بیٹے کی طرح نہیں۔ بلکہ آپ کی یہ اولاد نعوذ باللہ نوح کے بیٹے کی مانند ہے۔ کس قدر بعید از انصاف ہے۔ اور جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے وہ حضرت اقدس کے مصدقین نہیں دراصل مکذبین ہیں۔ کیونکہ ایسے اعتقاد سے آپ کی تکذیب لازم آتی ہے ؛

(۲) لکھا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ایک پھوڑے اور اس کی قوم کے ہاتھ سے کعبہ کی تخریب اور بربادی وقوع میں آئیگی۔ اس وقت مسلمانوں کی امداد کے لئے اللہ تعالےٰ ایک شخص کو کھڑا کرے گا۔ جس کو روایت میں رحمت دوم کہا گیا ہے۔ تخریب کعبہ میں اسبات کی طرف اشارہ کیا گیا۔ کہ کسی وقت مسلمان ایک ایسی قوم کے فتنہ میں مبتلا ہونگے جو مسلمانوں کی سخت دشمن ہوگی۔ اور جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لمن یستحل ھذ البیت الا اھلہ کہ کعبہ کی بے حرمتی خود کعبہ کے رہنے والوں یعنی کعبہ کے ماننے والوں مسلمانوں کے ہاتھ سے واقع ہوگی اور مسلمان اپنی تباہی کا سامان آپ ہی بہم پہنچائینگے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی گاندھی۔ نہرو وغیرہ ہندوؤں کی طرف سے روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ بموجب روائت "رحمت دوم آنست کہ ہرگاہ ویران شود خانہ خدا بفرستد خدا مردیرا۔ . . . . . ورے ہلاک کند کسے را کہ ویران کردہ است۔ اور اوبیرون کند ایشانرا"

(حجج الکرامہ صفحہ ۴۴۵) کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی اس آواز کو قبول کریں۔ جو بذریعہ اخبارات آپ مسلمانوں تک پہنچا رہے ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائیو موجودہ فتنہ کا یہی علاج ہے۔ جو سینکڑوں برس پہلے تم کو بتایا گیا رحمت دوم "بیروں کند ایشاں را" یعنی وہ دشمنان اسلام جنہوں نے تمہاری دین و دنیا کی عمارت کو منہدم کرنیکے کے لئے فریب دیکر تم کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ خلیفہ ثانی ان سب کو پکڑ کر باہر نکال رہا ہے۔ اور مخلوط انتخاب کی فریب کاریوں اور دھوکہ بازیوں کو کھول کر تمہارے سامنے رکھدیا ہے۔ اب بھی نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا کا (باقیدار د

(مولوی) اکرم داد دوالیال)

مستری فضل کریم اینڈ سنز

کی

سے

اخبار "پیغام حق" بے تعلقی کی حقیقت

(پیش)

پچھلے دنوں اخبار "پیغام صلح" میں مستری فضل کریم نے "پیغام حق" سے بے تعلقی کا اظہار یوں شائع کرایا تھا۔ کہ "چونکہ جمعیت نے مرزا صاحب کے خلاف لکھنا شروع کیا ہے۔ اس لئے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں"۔ اس کے متعلق میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مستری فضل کریم کو نہ صرف اب بلکہ "پیغام باطل" کے روز تولید سے ہی کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ جس قدر مضمون یا نوٹس وغیرہ فضل کریم کے نام سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر کے مافی الضمیر کا بھی مستری مذکور کو علم نہ ہوگا۔ چہ جائیکہ انہوں نے لکھا ہو۔ کیونکہ نصیب اعدا ان کو آج تک قلم کا بوجھ اٹھانا یا قلم کو استعمال کرنا نصیب ہی نہیں ہوا۔ تو تعلق "پیغام باطل" سے کیسا؟ وہ جیسے ماں کے پیٹ سے جاہل محض پیدا ہوئے تھے۔ ویسے ہی کورے کے کورے اب تک قائم ہیں۔ سوال تو ہے اینڈ سنز کا۔ مستری عبدالکریم مولوی فاضل درپردہ ایڈیٹر تھے اور ہیں۔ اگر وہ احمدی ہیں۔ تو پھر پیغام باطل میں ان کے قلم سے لکھے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون کیوں شائع ہوتے ہیں۔ بار بار مباہلہ کرتے ہیں۔ کیا وہ حلف موکد بعذاب اٹھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ اب تک ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضمون پیغام باطل میں شائع ہوتے ہیں یا نہ۔ اور یہ کہ پیغام حق کے کارپردازان مثل مولوی مہر و آتشباز اور دوسرے اس کے ہمنواؤں سے اندرونی بیرونی میل جول ہے یا نہ۔ یعنی مستری عبدالکریم کی اہلیہ محترمہ موقعہ بموقعہ مہر و آتشباز کے گھر آتی جاتی رہی ہیں یا نہ؟ پس اگر یہ واقعات صحیح ہیں۔ اور یقیناً صحیح ہیں۔ تو پھر مستری فضل کریم احمدی کو سوچنا چاہیئے۔ کہ بحیثیت ایک احمدی ہونے کے ان کی غیرت اس امر کی متحمل ہے۔ کہ ان کے پیر و مرشد مرزا صاحب کو برا بھلا لکھنے والے اور گالیاں دینے والے لوگوں میں اور گھروں میں ان کی ناخلف اولاد کی نشست و برخاست ہو۔ اور وہ بلا چون و چرا دیکھتے رہیں؟

مستری فضل کریم نے تو اپنے جاہل مطلق ہونے سے یہ کہکر فائدہ اٹھا لیا۔ کہ میرا کوئی تعلق نہیں۔ مگر اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ کہ مستری عبدالکریم فاضل بھی احمدی ہیں یا نہیں۔ اگر وہ احمدی ہیں۔ تو کیا سال رواں میں یا جب سے سلسلہ احمدیہ سے علیحدگی کے آثار نمایاں ہوئے ہیں۔ تب سے ان احمدی مبلغ صاحب نے کوئی مضمون تائید احمدیت میں لکھا یا کوئی لیکچر دیا۔ خواہ پیغامی طرز کا ہی ہوتا۔ کیونکہ مستری فضل کریم صاحب تو جہل مرکب ہونے اور بچوں کی سی طبیعت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مرفوع القلم ہیں مگر مستری عبدالکریم صاحب فاضل خدا کے فضل سے بے سروپا طول کلامی میں طول لسانی رکھتے ہیں۔ اگر وہ اپنے باپ کی طرح پیغام باطل سے بے تعلق ہیں۔ تو چاہیئے۔ کہ وہ بھی کھلے الفاظ میں جہاں باپ کی طرف سے لاعلان لکھنے کی تکلیف اٹھائی ہے۔ وہاں اپنی طرف سے بھی اعلان کریں۔ کہ میرا "پیغام باطل" سے نہ ظاہر اور نہ مخفی کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ جس قدر مضامین "پیغام حق" میں حضرت مرزا صاحب کے خلاف شائع ہوئے ہیں۔ انکے مدلل جواب اپنے لاہوری اخبار "پیغام صلح" میں شائع کرا کر اپنی پوزیشن صاف کریں۔ اسکے بعد کم از کم میں تو مان لونگا۔ کہ آپ ابھی تک اپنے تئیں احمدی مانتے ہیں۔ (خاکسار فخر الدین احمدی)

کنایات

(از)

ناظرین فاروق کو معلوم ہوگا۔ کہ "مستریان مشین سیویاں" نے چند ماہ ہوئے کہ زیر سرپرستی پیغام بلڈنگس لاہور "نقاش" خفاش مالک اخبار "زمیندار" ایک انجمن مسماۃ "جمعیۃ احرار المسلمین" قائم کر کے جہلا و عوام کو اسکی امداد اور اعانت کے لئے یہ کہکر اوکسایا تھا۔ کہ

"قادیان میں انجمن احرار المسلمین قائم ہوئی ہے۔ جو بڑی حد تک مولوی عبدالکریم اور ان کے والد ماجد اور ان کے برادر اصغر مولوی محمد زاہد کی کوششوں کا نتیجہ ہے"

(روزانہ زمیندار ۲۲ جولائی ۲۸ء)

اس برساتی انجمن نے اپنی قیام گاہ مستری فضل کریم وڈ اوٹ وائف کی تعزیہ نما بالاخانی رین بسیرے کے لئے پسند کی تھی۔ جہاں مرپٹ کر گرمی کا موسم گذارا۔ اسی دوران میں مسماۃ "جمعیۃ خانم" کے ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام والدین نے "پیغام حق" رکھا۔ اور اس کے تولد پر مستریوں اور مولود نامسعود کے قریبی رشتہ دار پیغامیوں اور غیر احمدیوں نے بڑی خوشیاں منائیں۔ کہ یہ فرزند ارجمند والدین اور اقربا اور تمام رشتہ داروں کا دنیا میں نام روشن کریگا۔ اور اس کے قدوم میمنت لزوم سے اسکی پیاری اماں "جمعیۃ بیگم" اور اس کے والد مستری فضل کریم اور اس کے علاقی بھائی عبدالکریم و زاہد مالا مال ہو کر دولت سے گھر بھر لینگے۔ یہ بچہ ابھی زچہ خانہ میں ہی تھا۔ کہ جون کے مہینے کی لُو نے اس کو بھلس دیا۔ اور وہ اماں جان کی گود میں ہی دم توڑنے لگا۔ باہر سے ڈاکٹروں نے نسخے لکھکر اس کو زندہ رکھنے کی کوشش کی۔ "زمیندار" کے قتل بوتی نمکخوار اور خود "نقاش" ناہنجاز نے بھی مقدور بھر اسکی صحت و زندگی کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر ؎

بچائے کون اس کمبخت کو جس کو خدا مارے

وہ لب دم ہو گیا۔

مسماۃ "جمعیۃ بیگم" جب اپنے نوزائیدہ لخت جگر کی زندگی اور صحت سے مایوس ہو گئی۔ تو اس نے یہ خیال کر کے کہ "مشین سیویاں بلڈنگ" کی بالاخانی کی ہوا اور متعفن ڈھاب کا پانی "پیغام باطل" کی زندگی کا خاتمہ کر دیگا۔ دل ہی دل میں سوچنے لگی۔ کہ کہاں لے جا کر اس ہونہار بچہ کو موت سے بچاؤں۔ وہ اسی غم میں مبتلا تھی۔ کہ "جمعیۃ خانم" کے دیور جیٹھ یعنے "پیغام باطل" کے چچے تائے عیادت کو آئے تو "جمعیۃ" کو سموم اور اس کے بچہ کو مسموم دیکھکر اپنی بساط کے مطابق دم دلاسا دینے اور طفل بیمار کی "اماں مسماۃ مظہری" کو سمجھانے لگے۔ کہ وہ اس بیکس بچہ کو جو چھوڑے جاتی ہے۔ ایک دو ماہ اور اس کو اپنی گود میں کھلائے۔ ممکن ہے کہ یہ بچ جائے یہ "اماں لاہور سے مسماۃ "جمعیۃ" کے والدین نے بچہ کی پرورش اور نگہداشت کے لئے بھیجی تھی۔ جو رشتہ میں بچہ کی خالہ بھی ہوتی تھی۔ مگر وہ سیویاں کھا کھا کر نفخ شکم کی مرض میں مبتلا ہو گئی۔ اس لئے وہ یک لخت اس بچہ کو گود سے پھینک کر بھاگنے پر آمادہ ہوئی۔ تو "جمعیۃ خاتون" نے اپنے ایک دیور سے ساز باز کر کے یہ راہ نکالی۔ کہ وہ اس بالاخانی سے پرواز کر کے دیوروں کے گھر جا آباد ہووے۔ سب سے زیادہ جو قریبی دیور اور حقیقی خیر خواہ نظر آیا۔ "وہ پھلجھڑی فیکٹری" کا مینجر تھا۔ مسماۃ "جمعیۃ" نے اس کو بتا کر پھسلایا۔ کہ آپ کا بھتیجا "پیغام باطل" بڑا با اقبال اور صاحب دولت ہونیوالا ہے۔ اگر آپ اس کے سر پر سایہ کریں۔ تو انار سازی اور پٹاخہ بازی سے آپ کو سبکدوش کر کے قاروں کا بھائی بنا دیگا۔ وہ بیچارا "جمعیۃ" کے اس فریب میں آگیا۔ اور فوراً دن دہاڑے ہی "جمعیۃ جان" کو ساتھ لے "پیغام باطل" کی چارپائی چار مزدوروں۔ شبلی۔ رحمت۔ غلام دستگیر۔ عنایت سے اٹھوا اپنے گھر لے آیا۔ اور اس کی اماں مسماۃ "مظہری" کو بھی عمدہ غذا کھلانے اور نقد تنخواہ دلانے کا دم دے کر اوڑا لایا۔ اب یہ سب مسماۃ "جمعیۃ جان" اور "پیغام باطل" کی خالہ مسماۃ "مظہری" مینجر کارخانہ پھلجھڑی کی زیر سرپرستی رہنے لگے۔ اور وہ چاروں باردار حمال بھی بحصہ رسدی ان کے شامل حال ہوئے۔

اکتوبر گذشتہ میں مسماۃ "جمعیۃ" نے تبدیل مکانی کر کے بیمار بچہ "پیغام باطل" کو تن بہ تقدیر دیوروں کے حوالہ کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہوں نے پیڑوں کی مالش کر کے جان بلب "پیغام باطل" کو چارپائی سے اٹھا کر بیٹھنے کے قابل بنا دیا۔ اور لگے دوڑ دھوپ کر کے پیسے ٹکے کمانے۔ مگر ڈاکٹروں اور مربیوں نے یہ خوب بھانپ لیا تھا۔ کہ بچہ کا جینا محال ہے۔ یہ جلد اپنی ماں کی گود کو خالی کرنے والا ہے۔ اس لئے دارو ارطل پر پیسہ لگانا اور علاج کے لئے کسی حکیم کو بلانا بے سود ہے۔ سب پیچھے ہٹ گئے۔ جب ڈاکٹروں نے کنارہ کشی کی۔ اور دنیا ساز جھوٹے تیمارداروں نے بھی یہ دیکھ لیا۔ کہ جس بچہ اور اس کی ماں کو اس کے باپ بھائیوں نے ہی چھوڑ دیا۔ تو ہمارا کیا لگتا ہے۔ کہ ہم اس کا ساتھ دیں۔ ہم تو کسی خاص مصلحت اور اپنے مطلب کے واسطے تیمارداری یا بیمار پرسی کر لیتے تھے۔ اب جبکہ یہ کوئی دن کا مہمان ہے۔ تو ہم کیوں نہ پیچھے ہٹ جائیں۔ ورنہ کل کو اس کے کفن دفن کا بوجھ بھی ہمارے سر پر پڑے گا۔ سب نے جواب دیدیا۔ اس کس مپرسی کی حالت میں یہ طفل بیمار تین ہفتہ اپنے جدید والد بزرگوار منیجر صاحب کارخانہ پٹاخہ و انار کی زیر نگرانی رہکر دم توڑ گیا اور ۸ر نومبر ۲۸ء سے وہ حکم جہاں پاک کا مصداق بنکر سب ہوا خواہوں کو داغ مفارقت دے گیا۔ اور اسکی خالہ مسمات "منظہری" بھی اپنا پلہ جھاڑ گئی۔ گو اس کی موت کی خبر کو ہنوز مخفی رکھا جا رہا ہے۔ اور ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ بچہ چونکہ بہت کمزور ہو گیا تھا۔ اس لئے اس کے دل کی حرکت بند ہو گئی ہے۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دوبارہ دل پھڑکنے لگے۔ مگر بظاہر کوئی حرکت کرتا نظر نہیں آتا۔

اِدھر اس نوزائیدہ شیر خوار کا ہاٹ فیل ہونا تھا۔ کہ اودھر اس کے مستری باپ اور بھائیوں کو اس سے خوشی ہوئی۔ کیونکہ مسمات "جھجنہ" جو درپردہ دوسروں سے سازباز کر کے ان کو بیک بینی و دوگوش چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ اسلئے وہ دل سے متمنی تھے۔ کہ یہ بچہ مر ہی جائے تو اچھا۔ انہوں نے جھٹ ایک مٹی کا پتلا تیار کر اپنے دل کو خوش کرنیکے لئے اس کا نام "مباہلہ" رکھ لیا۔ اور اس مستری فضل کریم نے اپنا پوتہ بنا کر اس قرۃ العین کے شکم سے پیدا کرایا جو ناکتخدا ہے۔ پھر اس تیسرے اقنوم کو دنیا میں لانے کے لئے گھر گھر پھرایا کہ دیکھو "پیغام باطل" کا نعم البدل پیدا ہو گیا ہے۔ جو مردود "پیغام" سے بدرجہا خوبصورت۔ نیک سیرت۔ بلند اقبال ہے۔ اب یہ بڑا ہو کر شیطان کو بھی مات دیگا۔ تمام راستبازوں اور پاک لوگوں کی ایسی خبر لے گا۔ کہ ابلیس اوّل بھی حیران رہے۔ پندرہ دسمبر کو اس کا عقیقہ ہوگا۔ اور اس کا گوشت سالانہ جلسہ پر تقسیم کیا جائیگا چھٹی کے دن اس کی خالہ ممانی۔ چچی۔ تائی۔ نانیاں۔ پڑنانیاں برقعہ پہن پہن کر آئینگی۔ جن کے اسماء گرامی مخفی رکھے جائیں گے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ان کے وارث اس نامبارک تقریب میں شامل ہونے سے ان کو طلاق دیکر نکال دیں۔ چونکہ ان کی مہمان داری کے واسطے آٹے دال کی ضرورت ہے۔ اس لئے جن قریبیوں کو اس اقنوم ثالث کے عدم سے وجود میں آنیکی دلی خوشی ہو۔ وہ اس کے واسطے "کرتہ ٹوپی" اور ساتھ کچھ نقدی بھی عطا کریں جو کم از کم پانچ روپیہ ہو۔ کیونکہ اس روپیہ سے آنیوالی رشتہ دارنیوں کی خورد و نوش کا انتظام کیا جائیگا۔

اس پوتہ کی پیدائش پر اس کے نانا آبا صاحب کی تعریف میں جو گیت گایا گیا ہے۔ اس کی پہلی لڑی اس طرح شروع کی ہے۔ کہ وہ "جہاں بھر کا فریبی۔ مکار۔ بدبخت۔ سیاہ کار۔ بے بصیرت۔ ناعاقبت اندیش۔ حیوان بشکل انسان۔ دیوانہ۔ بدخواہ انسان۔ بدقسمت بدطینت۔ گرگٹ۔ ابن الوقت ہے"۔ اور اس کے چچا جاں کے یہ اوصاف بیان کئے ہیں۔ کہ وہ "قاضی رتل بوق دروغگو۔ اندھا۔ غلط گو۔ ریاکار۔ جرم۔ مشتون طامع حریص۔ بے اصولا۔ خود غرض مکار ہے"۔ اور اس کے خالو صاحب کی تعریف میں یہ قصیدہ سنایا ہے۔ کہ وہ دھوکہ باز۔ بدگو۔ تف ان پر۔ حیف ان کے ایمان پر۔ منافق۔ بے حیا۔ پطرس ثانی۔ رئیس المنکرین ہے"۔ پھر یہ دوماہہ مولود نامسعود "تقریبات" کے کالم میں اس قدر جلبلایا ہے۔ کہ بیچارے کو رو رو کر ہچکی لگ گئی ہے۔ "دادا جان تھپک تھپک کر چپ کراتے ہیں۔ پیاری اماں "زاہدہ" لوریاں دے رہی ہے۔ مگر بچہ ہے۔ کہ ہلاک ہوا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ انگلیاں چوستا ہے۔ کروٹیں لے لے کر چیختا ہے۔ یہ تو خدا ہی جانتا ہے۔ کہ ان نانا کے چچا

اس پوتہ کی پیدائش پر اس کے نانا آبا صاحب کی تعریف میں جو گیت گایا گیا ہے۔ اس کی پہلی لڑی اس طرح شروع کی ہے۔ کہ وہ "جہاں بھر کا فریبی۔ مکار۔ بدبخت۔ سیاہ کار۔ بے بصیرت۔ ناعاقبت اندیش۔ حیوان بشکل انسان۔ دیوانہ۔ بدخواہ انسان۔ بدقسمت بدطینت۔ گرگٹ۔ ابن الوقت ہے"۔ اور اس کے چچا جاں کے یہ اوصاف بیان کئے ہیں۔ کہ وہ "قاضی رتل بوق دروغگو۔ اندھا۔ غلط گو۔ ریاکار۔ جرم۔ مشتون طامع حریص۔ بے اصولا۔ خود غرض مکار ہے"۔ اور اس کے خالو صاحب کی تعریف میں یہ قصیدہ سنایا ہے۔ کہ وہ دھوکہ باز۔ بدگو۔ تف ان پر۔ حیف ان کے ایمان پر۔ منافق۔ بے حیا۔ پطرس ثانی۔ رئیس المنکرین ہے"۔ پھر یہ دوماہہ مولود نامسعود "تقریبات" کے کالم میں اس قدر جلبلایا ہے۔ کہ بیچارے کو رو رو کر ہچکی لگ گئی ہے۔ "دادا جان تھپک تھپک کر چپ کراتے ہیں۔ پیاری اماں "زاہدہ" لوریاں دے رہی ہے۔ مگر بچہ ہے۔ کہ ہلاک ہوا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ انگلیاں چوستا ہے۔ کروٹیں لے لے کر چیختا ہے۔ یہ تو خدا ہی جانتا ہے۔ کہ ان نانا کے چچا

کہ بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو گیا ہے۔ مگر دراصل "علی قاسم" کو خواب میں دیکھ پایا ہے۔ کہ مارے دہشت کے چلا رہا ہے۔ اور خائف ہے۔ کہ کہیں جان نہ نکال لے۔ مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی۔ "علی قاسم" کے پنجہ سے رہائی ناممکن ہے۔ اس نے عقیقہ کے دن کے واسطے اس بچہ کے پیمانہ کا "کرتہ ٹوپی" تیار کر رکھا ہے۔ جو خدا کے فضل سے اس کے بدن پر ایسا درست آئیگا۔ کہ پھر کسی لباس کی ضرورت نہ رہیگی۔ فی الحال اس کی ماں مندرجہ ذیل لوری دیکر اس کو سلاتی ہے۔ اور اس کے لئے گھٹی بنا رہا ہوں۔ جس سے انشاء اللہ وہ ایسا سوئے گا۔ کہ پھر نہ جاگے۔ فانتظروا ایھا الشیاطین ؛

علی قاسم کیطرف سے برخوردار "مباہلہ" کو لوری

وہ کون دن ہے کہ بیٹا تجھے عذاب نہیں
وہ کون شب ہے۔ کہ جب تجھکو اضطراب نہیں
پڑے ہے دورہ تجھے بیٹا ام صبیان کا
جو دل کو چین نہیں اور جگر کو تاب نہیں
بتا کہ خواب میں دیکھا ہے کیا "علی قاسم"
کہ جس سے بڑھکے ترے واسطے عذاب نہیں
تو بار بار جو کرتا ہے شکوۂ فاروق
پٹا ہوا تو کہیں خانماں خراب نہیں
پیاسیوں کو تو ہے ناز تجھ پہ الے بچہ
کہ تجھ سے بڑھ کے کوئی شوخ بے حجاب نہیں
سر اپنا پیٹ کے کہتا ہے تیرا ابا جان
"مشین سیویاں نمبر" کا کچھ جواب نہیں

نوٹس معاہدہ عمارت

سابقہ نوٹس ایران فاروق کو تعمیر مکان کے متعلق دیا گیا تھا۔ اس کی میعاد ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۸ء کو ختم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس تاریخ تک مکان کو مکمل کر کے اس کا قبضہ ادارہ فاروق کو دیدے۔ ورنہ بصورت عدم تعمیل معاہدہ ہذا کی رو سے ادارہ فاروق کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ مکان کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ اور اس کی تعمیر کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اور ایران فاروق کو اس کا کوئی معاوضہ نہ ملیگا۔

(ایڈیٹر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت ۱۹۲۸ء

پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۸ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹½ سے ۱۰ تک	تلاوت قرآن کریم	
۱۰ سے ۱۰½ تک	افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز	
۱۰½ سے ۱۱ تک	خطبہ مجلس استقبالیہ	جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت
۱۱ سے ۱۲ تک	اسلام اور حفظان صحت	چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاہور
۱۲ سے ۱۲¾ تک	نبی کریمؐ کی تاریخی شخصیت	میر محمد اسحاق صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

نماز ظہر و عصر ۱ بجے سے ۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس

۲½ سے ۳½ تک	ضرورت نبوت	شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ
۳½ سے ۴½ تک	مغربی دنیا میں عیسائیت کی موجودہ حالت اور تبلیغ اسلام کے لئے موقعہ	مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے مبلغ انگلستان
۴½ سے ۵ تک	جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات	ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے مبلغ انگلستان

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

۹½ سے ۱۰ تک	تلاوت قرآن مجید	مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ و انگلستان
۱۰ سے ۱۱ تک	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے
۱۱ سے ۱۱½ تک	تعلیم و تربیت اولاد	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۱۱½ سے ۱ تک	نبوت حضرت مسیح موعود اور غیر مبایعین	

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے ۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اڑھائی بجے سے شروع ہوگی

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

۹½ سے ۱۰ تک	تلاوت قرآن کریم	جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق
۱۰ سے ۱۱½ تک	تاریخ آریہ سماج اور اسکے اختلاف	حافظ روشن علی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ
۱۱½ سے ۱۲½ تک	ذکر حبیب	

نماز جمعہ ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اڑھائی بجے سے شروع ہوگی

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت ۱۹۲۸ء

پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۸ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۱۰ سے ۱۰½ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ سے ۱۱ تک	عالم نسوان پر نبی کریمؐ کے احسانات	جناب مولوی سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ
۱۱ سے ۱۲½ تک	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ و انگلستان
۱۲½ سے ۱ تک	وفات مسیح ناصری علیہ السلام	جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

نماز ظہر و عصر ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس

۲½ سے ۳½ تک	اسلامی پردہ طبی نقطہ نگاہ سے	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۳½ سے ۴ تک	اسلام کی ترقی میں عورت کا ہاتھ	جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

۱۰ سے ۱۰½ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ سے ۱۱ تک	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۱½ بجے سے شروع ہوگی

نماز ظہر و عصر ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک

دوسرا اجلاس

۲½ سے ۳ تک	رپورٹ لجنہ اماء اللہ	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ
۳ سے ۳½ تک	اخلاق حسنہ	حیات بیگم صاحبہ
۳½ سے ۳-۵۰ تک	تربیت اولاد	سیمونہ صوفیہ صاحبہ
۳-۵۰ سے ۴-۵ تک	صفائی	فاطمہ بیگم صاحبہ
۴-۵ سے ۴-۲۰ ,,	حفظان صحت	امۃ الرحیم صاحبہ

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

۱۰ سے ۱۰½ تک	تلاوت قرآن و نظم	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
۱۰½ سے ۱۱½ تک	ترک رسومات قبیحہ	صوفی غلام محمد صاحب بی اے مبلغ ماریشس
۱۱½ سے ۱۲ تک	وصیت اور اس کی ضرورت و اہمیت	نظیر بیگم صاحبہ بنت شیخ عبدالرشید صاحب
۱۲ سے ۱۲½ تک	ہمارا فرض	

نماز جمعہ ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

۲½ سے ۳ تک	حفظان صحت	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
۳ سے ۳½ تک	شکر گذاری	زینب بیگم صاحبہ
۳½ سے ۴ ,,	خاتمہ و دعا	

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(نوٹ: پروگرام جلسہ سالانہ قادیان میں میر قاسم علی پریذیڈنٹ منتخبہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی تقریر کا بھی اعلان کیا گیا تھا)